سوال

ایک وقت ایسا بھی آیا کہ اعوذباللہ اس مدت میں مجھے اپنے دین پر شک ہونے لگا، لیکن یہ چیز میرے اندر احساسات سے تجاوز نہ کر سکی، اس مدت کے دوران ہی میں نے اپنی ایک رشتہ دار لڑکی سے عقد نکاح کیا، اور شرعی طور پر جو امور لازم ہوتے ہیں مثلا نکاح مہر اور منگنی وغیرہ سب امور سر انجام دیے اور نکاح بھی نکاح رجسٹرار کے پاس درج کرایا اور باقی سب شروط نکاح بھی موجود تھیں مجھے خدشہ تھا کہ کہیں میرا نکاح باطل نہ ہو یا پھر اس کے باطل ہونے کا یقین تھا، لیکن بالآخر مجھے امید ہوئی کہ میرا ایمان کسی نہ کسی دن واپس ضرور آئیگا، اور الحمد للہ ایمان واپس آگیا، تو کیا اب مجھے نکاح کی تجدید کرنا ہوگی یا نہیں ؟

جواب

الحمد للہ

اگر تو آپ کو پیدا ہونے والا شک صرف ایک وسوسہ تھا جس پر آپ کا نفس مطمئن نہ ہوا اور نہ ہی اس پر دل راضی تھا اور آپ اس مغلوب کی طرح تھے جس پر غالب ہوا گیا ہو اور آپ اس کا انکار کرتے اور اسے دل سے نکالتے تھے لیکن وسوسہ نہیں نکلا تو یہ آپ کو کوئی ضرر و نقصان نہیں دیگا

بلکہ آپ کا اسے ناپسند سمجھنا ہی صدق ایمان کی نشانی ہے، جیسا کہ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

"کچھ صحابہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور دریافت کرنے لگے کہ : ہم اپنے دل میں کچھ ایسی بات پاتے ہیں جن کو ہم زبان پر لانا بہت بڑا گناہ سمجھتے ہیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا واقعتا تم اسے پاتے ہو؟

تو انہوں نے عرض کیا :: جی ہاں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یہی تو صریح ایمان ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (132).

اور صحیح مسلم میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وسوسہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا :

"یہ خالص ایمان ہے "

یعنی اسے ناپسند کرتے اور اس کو زبان پر لانا بہت بڑا گناہ سمجھتے ہیں

امام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں کہتے ہیں :

"اس حدیث کی شرح اور فقہ یہ ہے کہ :

"قولہ صلی اللہ علیہ وسلم : "یہ صریح اور خالص ایمان ہے"

اس کی کلام کرنے کو بڑا سمجھنا ہی صریح ایمان ہے، کیونکہ اسے بڑا سمجھنا اور اس سے شدید خوف رکھنا اور اس کا عقیدہ رکھنے کی بجائے اس کو زبان پر بھی نہ لانا یہ اسی شخص کو ہوسکتا ہے جس کا ایمان کامل ہو اور اس سے شک وشبہ ختم ہو" انتہی

اور بخاری ومسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" تم میں سے کسی ایک کے پاس شیطان آکر کہتا ہے : اسے کسی نے پیدا کیا ہے ؟ اسے کس نے پیدا کیا ہے ؟ حتی کہ کہتا ہے : تیرے رب کو کس نے پیدا کیا ؟ جب وہ اس حد تک پہنچ جائے تو اسے اعوذ باللہ پڑھنی چاہیے اور اس سے رک جانا چاہیے "

اور مسلم کی روایت میں ہے :

ہمیشہ لوگ ایک دوسرے سے سوال کرتے رہیں گے حتی کہ کہا جائیگا : یہ اللہ کی مخلوق ہے جسے اللہ نے پیدا کیا ہے ، تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ؟ لہذا جو بھی ایسی کوئی چیز پائے تو اسے "آمنت باللہ " کہنا چاہیے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (3276) صحیح مسلم حدیث نمبر (134).

لہذا یہ پیدا ہونے والے وسوسے اس کے دین پر اثرانداز نہیں ہوتے ، اور نہ ہی عقد نکاح کے وجود کو نقصان دیتے ہیں

لیکن اگر یہ شک مستقل ہو اور آپ اس کو ناپسند نہ کرتے ہوں ، اور نہ ہی اپنے سے دور بھگانے کی کوشش کریں ، بلکہ آپ حیرت وگمراہی میں ہوں تو یہ شک کفر ہوگا اور ملت سے خارج کرنے کا باعث ہوگا ، اور اس شک کی موجودگی میں مسلمان لڑکی کے ساتھ نکاح کرنا صحیح نہیں ، کیونکہ کسی مسلمان عورت کا کافر مرد سے نکاح صحیح نہیں

اور توبہ واستغفار اور اسلام کی طرف رجوع کے بعد تجدید نکاح لازم ہے

ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپ سے اس برائی کو دور کیا ، اور آپ پر احسان کرتے ہوئے آپ کو آپ کے دین اور ایمان کی طرف پلٹا دیا

آپ کو چاہیے تھا کہ آپ اپنے سوال میں تفصیلا اس شک کے متعلق دریافت کرتے جو آپ کو پیدا ہوا تھا

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کے ایمان وہدایت اور ثابت قدمی میں زیادتی فرمائے

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

131277